M T W T F S

DATE:

س 5: اشعار کی تشریح

(الف):-

Add meaning of difficult words

شاعر کا نام: میر تقی میر

تشریح: اس شعر میں آنکھوں کی مستی کا تذکرہ ہے جہاں عاشق کو محبوب کی آنکھیں سحر انگیز لگتی ہیں اس کل کائنات میں انسان کو ہر چیز مدہوش کر دے جس میں جادوئی تاثر ہوتی ہے کوئی حسین منظر انسان کو سحر میں مبتلا کر کے اس کو مست بنا دیتا ہے اسی طرح شراب انسان کے پیروی متبادل ہے کہ اس کو شراب مستی میں ڈال دیتی ہے اور اس انسان کی زندگی سے دیگر تمام معاملات نکال باہر کرتی ہے اور زندگی کے تمام آداب سے اس کو فراموش کر دیتی ہے محبوب کی آنکھیں بالکل اسی شراب کی بتمثل ہے کہ انسان کو بے حال بنا کر زندگی کے تمام ذمہ داری اور کاموں سے بالاتر کر کے مدہوش کر دیتی۔ انسان کی زندگی میں محبوب کا عشق اس کو بے بس کر دیتا ہے جس سے وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔ انسان بس اپنے محبوب کے دم پر زندگی گزار رہا ہوتا ہے باقی سب کی اہمیت ختم ہو چکی ہوتی ہے۔

ان کے دیکھے سے جو آتی ہے منہ پہ رونق
وہ سمجھتا ہے کہ بیمار کا حال اچھا ہے۔

(ب):-

شاعر کا نام:- میر تقی میر

تشریح:- اس شعر میں شاعر دنیاوی معاملات کا ذکر کر رہا ہے کہ انسان کے معاملات زندگی سے

DATE:

مختلف رسموں کا ذکر ملتا ہے جن کی پیچیدگیاں ظاہر ہوتی ہے اس
اخلاق اور حقوق العباد سے وہ یہ ہے کہ جو حقوق العباد اس کا
فرض ہے ادا کرنے کے لیے تو اس کا حق اسی بنا پر انسان اپنے رشتوں
سے دوری اختیار کرتا ہے۔ دوسروں کا دل توڑ دیتا ہے جبکہ
رب کائنات نے تو دل کا اپنا مقام ٹھہرایا ہے گویا کسی کا دل توڑنا
گناہ کا مرتکب ہونا بھی ہے دل تو نازک ہوتا ہے جو کہ اگر کسی
کے کلام میں شائستگی نہیں رہے گی تو کوئی بھی تکالیف میں مبتلا ہو
جاتا ہے۔ اعلٰی رب کی طرف سے حکم بھی اسی چیز کا ہے کہ
اخلاق کو نرم کرو۔ اور اسی بنا پر انسان پر زور دیا گیا ہے کہ
زندگی کے معاملات میں پھونک پھونک کر قدم رکھے تاکہ کسی
دوسرے کو کوئی دل آزاری نہ ہو۔

Add more deeper analysis

دیکھ کر چلنا کچل نہ جائے چیونٹی راہ میں ؎
آدمی کو بے زبانوں سے بھی الفت چاہیئے

(ج) :-

شاعر کا نام :- اسد اللہ خان غالب

تشریح :- انسان اگر کسی کی محبت میں دل گرفتہ ہو جائے تو
اس کے اندر صبر پیدا ہوتا ہے جبکہ تمنا اور خواہشات جو
محبوب کا عشق کے لیے پیدا ہوتی ہے اس سے ملنے کی خواہش اس
کو بے چین اور بے قرار کر دیتی ہیں۔ اس وقت دل کو سمجھانا اور
سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ عشق کی اس راہ میں بے جا
سختیوں اور تکلیفوں سے گزرتا ہے کہ معشوق بن جاتا ہے اور صبر تو بھرپور
پیدا ہوتا ہے کیونکہ انسان جلد کسی بھی صبر کا عادی ہو جاتا ہے۔
اسی طرح عشق کی سختی کو سہہ سہہ کر ہجر کے غم کا عادی بھی
ہو جاتا مگر دل ہے جس کو محبوب کے بنا سکون نہیں آتا بالکل

اسی طرح جیسے ابراہیمؑ کو نمرود نے آگ میں ڈال دیا جب وہ
بلا خوف و خطر کود پڑے یہ عشق ہی کی طاقت تھی۔ جس نے
مضبوط بنایا اور صبر پیدا کیا جبکہ خدا سے ملنے کے لیے بے تاب بھی

سوز و فراق یار میں مرنا نہیں کمال ہے
مر مر کے ہجر یار میں جینا کمال ہے

س 5:- جملوں کی درستگی

اسے دوست کا تار آیا
وہ امتحان میں فیل ہو گیا۔
مجھے ایک ڈراونا خواب آیا۔
یہ شعر کی مجھے سمجھ نہیں آئی
برائے مہربانی مجھے جانے دیں
میں جلدی واپس آجاؤں گا۔
انہوں نے مجھ سے کہا۔
مالی گلاب کے پھول لگا رہا ہے۔
جب اس نے ہوش سنبھالا
وہ مجھ سے جھگڑا کرنے لگا

س 6:- Translation

پاکستان میں انگریزی ڈرامہ فن لطیف کی
محدود ثقافت بن کر رہ گیا ہے۔ اسی طرح صرف چند فاضل
ڈرامہ نگار جن میں رفعت احمد، طارق علی اور حنیف قریشی
عثمان علی کا
شامل ہیں۔ ایک بہت خاص ڈرامہ "The Last Metaphor"
ہے۔ یہ ڈرامہ نہ صرف پاکستان کی ثقافت کو اجاگر کرتا
سماجی مسائل کو

M T W T F S   DATE:

ہے بلکہ جدیدیت کی خصوصیات بھی اس میں ڈالتا ہے۔ پاکستان میں محدود دائرہ کار کی وجہ سے انگریزی زبان سکھنے کا کم رجحان۔ کے ڈرامہ اور ڈرامہ نگاروں کا

Word count

س 2:- تلخیص:-

ادب کسی بھی معاشرے کی تہذیب و ثقافت کو زندگی بخشتا ہے۔ ادب کسی بھی معاشرے کی پہچان اور شناخت کرنے کا حامل ہے۔ اور جب معاشرہ کا ادب مضبوط ہو گا تو وہ زمین کے لوگ مضبوط رہیں گے۔ زبان ایک خاص زمین کو زندہ رکھتی ہے تو اسی طرح معاشرے کو زندہ رکھنے کے لیے ایک ادب کو اہمیت دینا ضروری ہے۔

عنوان: ادب کی کا فروغ

5

س 1:- مضمون:-

مضبوط خارجہ پالیسی مضبوط معیشت

زاویے:-

خارجہ پالیسی کی تعریف اور اہمیت

معیشت کی اہمیت

پاکستان کی خارجہ پالیسی اور مسائل

قومی مفاد

معاشی بدحالی

سکیورٹی

Make proper outline

مضمون:-

ازل سے روایت چلی آرہی ہے کہ قومیں ہوں یا قبیلے، ملک ہوں یا کوئی بھی سلطنت کا بادشاہ ہوں سب

M T W T F S

DATE:______

طاقت کے نشے سے دوچار رہے ہیں۔ ہر کسی پہ تسلط
کسی کو حاصل ہوا تو برباد بھی ہوا لیکن اور کسی اپنے آپ کو
اچھے سے مضبوط اور دائل بنایا اس دنیا میں کہ اس کی
کی عزت اور پہچان ہو سکی۔ اس کے حصول کی ضرورت
بھی یہ ہے تا کہ آپ ایک حقیقت قوم یا ملک کی عزت ہو اور
مضبوطی سے مخالف سے لڑ سکے۔ کچھ ممالک، اگر آج
کے دور کی بات کر دیں تو اپنی خارجہ پالیسی کی بنا پر
بہت آگے بڑھ چکے ہیں۔ جیسا کہ چائنہ اور یورپی ممالک
اور انڈونیشیا بھی

Restructure your introduction

خارجہ پالیسی کی اہمیت یہ ہے کہ جب کے تعلقات
دوسرے ممالک سے اچھے ہوں تو دونوں اطراف سے
ہر طرف سے مدد حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ جب کبھی
کسی وقت کوئی ملک مصیبت زدہ قرار ہوگا تو اس کے
دوست ممالک ہی اس کی مدد کو آئیں گے اور اس بھنور
سے نکالنے میں مدد دیں گے۔ جیسا کہ پاکستان میں
جب سیلاب آیا یا کوئی اور آفت جیسا COVID-19
تب چین، سعودیہ وغیرہ نے ~~ہماری~~ پاکستان کی مدد کی۔
اس کے علاوہ کسی بھی تہذیب کو عزت اور پہچان
ملانا بھی خارجہ پالیسی کا ہی کام ہوتا ہے۔ کہ مختلف
طریقوں سے بھی ایسی پالیسیاں بنائی جائیں کہ اپنے لوگوں
اور ان کی تہذیب کو بطور بذریعہ طالب علموں اور
میٹ اپ کانفرنس یا ~~آرگنائزیشن~~ Organization کے ذریعے آپس میں
ایک دوسرے سے سیکھنے کا موقع ملے۔

Avoid cutting

خارجہ پالیسی اچھی ہوتی ہے تو سرمایہ کاری بڑھتی ہے۔ معیشت مضبوط ہوتی ہے۔ ذخائر اور زرمبادلہ میں درآمد اور برآمد کے ذریعے بڑے سطح پر کاروبار ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے ساتھ مختلف معاہدے طے پاتے ہیں تو دونوں دوست ممالک ترقی کی راہ پر گامزن بھی کرتے ہیں۔ جیسا چین اور پاکستان مختلف شعبوں میں مل کر کام سرانجام دیے رہے ہیں۔ CPEC کا منصوبہ دیکھیں یا عسکری سطح پر اور اب تو سیٹلائٹ بھی خلاء پر (خلاء) بھیجا گیا ہیں بنا دونوں پر ملک الجبر اس کائنات پر راج کرتے ہیں۔

All arguments should be linked properly

مضبوط خارجہ پالیسی کے لیے ضروری ہے کہ مضبوط سیاسی استحکام کی بہت ضرورت ہے۔ اگر استحکام رہے گا تو ادارے بھی استحکام سے ہی اپنا کام سرانجام دے رہے ہوں گے تو خارجہ ممالک کو اس ملک کے ساتھ اپنے تعلقات آگے بڑھانے اور سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی۔ ادارے مضبوط ہوں گے تو مضبوط خارجہ پالیسی بنے گی اور مضبوط تعلقات ہوں گے۔ خارجہ پالیسی میں ایک اہم کردار ہے جس کے بنا خارجہ پالیسی کسی کام کی نہیں وہ ہے سفیر۔ سفیر کا عقلمند اور تعلیم یافتہ ہونا اور پالیسیاں بنانا اور تعلقات بڑھانے میں ملامت رکھتا ہو تاکہ مائل کر سکے ممالک کو۔ خارجہ پالیسی ایک اور چیز کی بنا پر مضبوط ہوتی ہے اور پایہ تکمیل کو پہنچتی ہے جب سفارت کار اور ادارے اپنے دوست ممالک کے راز کو راز ہی رکھیں اور وعدہ خلافی سے مخالفت اجتناب کریں۔ یہیں دو اصول ہے اسلام میں بھی بتائے گئے ہیں۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی عدم استحکام کا شکار
رہی ہے اس کو درپیش مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ
سیاسی عدم استحکام رہا ہے۔ زیادہ تر فوجی طاقت نے
ملک پر قابض ہو کر چلایا اور ملک کو اندرونی طور پر
کمزور کیا۔ مارشل لاء سے اچھا تاثر نہیں جاتا تو
خارجہ پالیسی کمزور ہوتی ہے اگر مضبوط ہو بھی تو اس فوج
عسکری بنیاد پر خارجہ ممالک کے ساتھ تعلقات کو
بڑھاتے ہوئے۔ اس کے علاوہ اب سیاسی عدم
استحکام ہے تو اس کے باوجود پاکستان نے تعلقات بہت
سے ممالک سے بہتر کیے ہیں۔ ایران، سعودیہ، امریکہ وغیرہ
کے ساتھ بہتری کی طرف جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ

Avoid cutting ~~خارجہ پالیسی کی راہ میں~~

پاکستان کی راہ میں رکاوٹ سیکورٹی خدشات رہے ہیں۔
دہشت گرد گروہ کی وجہ سے ہمیشہ بیرونی ممالک
ڈرتے رہے ہیں کوئی بھی اس درجہ کے کام کرنے سے
جس سے ان کو نقصان پہنچے۔ جیسا کہ سری لنکن ٹیم
بھی شکار ہوئی تھی دہشتگردی کا اور کھیل کی دنیا میں
پاکستان کے ساتھ معاشی طور پر بائیکاٹ کر دیکھا لگا۔
کیونکہ کھیل کے میدان سے رابطہ ہو آتا ہے جو کہ آنا بند ہوا۔
اب حالات قدرے بہتری کی طرف گامزن ہیں۔
سفارت کاری اس طرح ہونی چاہیے کہ اپنے
عوام اور قوم کی ضرورت اور مفاد کو دیکھتے ہوئے معاملات
کو لے کر چلنا چاہیے۔ اب اگر پاکستان کی بات کریں تو

M T W T F S DATE:

بہت سی ضروریات ہیں جن میں سب سے اہمیت گیس اور بجلی ہے۔ اس پر وہ منصوبے بنائیں اور ہر فیصلہ کیے جائیں یا وہ پالیسی اختیار کی جائے جس سے پاکستانی عوام کا یہ مسئلہ حل ہو۔

جب ممالک کے تعلقات اپنے جیسا ممالک سے بہتر ہونگے تو آگے بڑھنا اور مضبوط معیشت بنانا آسان ہوگا۔ کیونکہ خرچہ بالکل کم آتی ہے اور سرمایہ کاری کرنا میں آسانی ہوتی ہے اور وہ خطہ آگے بڑھتا ہے۔ پاکستان کی افغانستان اور انڈیا سے سفارتی تعلقات کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے کہ اور اس کے لیے خارجہ پالیسی ~~ایک اچھا~~ اپنا نمایاں کردار ادا کر سکتی ہے۔

پاکستان اپنی سفارتکاری کے ذریعے UN میں مضبوط سٹینڈ لے سکتا ہے۔ جب خارجہ پالیسی مضبوط ہوگی کو زیادہ ممالک سے تعلقات بڑھیں گے تو فیصلوں کا رخ بھی پاکستان میں کے حق میں ہونے کا امکان زیادہ رہے گا۔

7

You ought to follow proper structure